فون نمبر ۹ — تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ — REGD. No: L.5264

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۱۵ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ ″، سہ ماہی ۷ ″، خطبہ نمبر ۵ ″

جلد ۵۰/۱۵ — ۲۶ اخاء ۱۳۴۰ ہش — ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء — نمبر ۲۴۸

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

### کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ اکتوبر بوقت ½۸ بجے صبح

رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

# پہلے خاکہ شائع کرنے کی بجائے آئین کو مکمل صورت میں شائع کرنے کا فیصلہ

## مکمل آئین کا مارچ میں اعلان کر دیا جائیگا۔ مسودہ چار ماہ میں مکمل ہونے کی توقع

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ گورنروں کی کانفرنس نے آئین کے خاکہ کی بجائے پاکستان کے نئے دستور کو آئندہ مارچ میں مکمل شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سابقہ پروگرام کے مطابق صدر ایوب اگلے مہینے کے وسط میں نئے دستور کی موٹی موٹی باتوں کا اعلان کرنے والے تھے۔ دستور کے مسودے کی تیاری کانفرنس ختم ہونے کے فوراً بعد شروع کر دی جائے گی۔ خیال ہے کہ گورنروں کی کانفرنس ماہ رواں کے خاتمہ تک جاری رہے گی۔ گورنروں کی کانفرنس کے اس فیصلہ کا اگلے موسم بہار میں نئے دستور کے نفاذ کے پروگرام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

کل شام جاری کردہ ایک اعلان کے مطابق گورنروں کی کانفرنس نے اندازہ لگایا ہے کہ دستور کے مسودے کی تیاری میں کم از کم چار ماہ لگیں گے۔ کانفرنس کی صدارت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کی۔ دونوں صوبائی گورنروں، کابینہ کے ارکان اور کابینہ کے سیکرٹری نے کانفرنس میں شرکت کی۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کانفرنس جب تک اپنا کام مکمل نہ کر لے گی اس کا اجلاس جاری رہے گا۔ جب کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی تو صدر ایوب نے دعا کی کہ خدا انہیں کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ نیا دستور ملک کی سلامتی اور خوشحالی اور عوام کے عزت و وقار کی بنیاد ثابت ہوگا۔

## جنرل جمال گرسل کو ترکیہ کا نیا صدر منتخب کر لیا جائیگا

### چاروں سیاسی جماعتوں میں سمجھوتہ۔ میندریز حکومت کے سزا یافتہ ارکان کو معافی نہیں دیجائیگی

انقرہ ۲۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکیہ کی چاروں سیاسی جماعتوں میں موجودہ سربراہ مملکت جنرل جمال گرسل کو واحد صدارتی امیدوار کھڑا کرنے کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کل صبح چاروں جماعتوں کے سربراہوں اور سیکرٹری جنرلوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا، جو تین گھنٹے سے زیادہ دیر تک جاری رہا۔ سیاسی جماعتوں کے سربراہوں نے اجلاس کے بعد نامہ نگاروں کو کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں مندرجہ ذیل باتوں کے بارے میں سمجھوتہ ہوا ہے۔

(۱) نئی حکومت عدنان میندریس کی سابق حکومت کے سزا یافتہ ارکان کو معافی نہیں دیگی۔

(۲) قومی اتحاد کمیٹی نے جو قوانین نافذ کئے ہیں۔ ان پر نظرثانی نہیں کی جائے گی۔ غالباً اس سے مراد اس حکم سے ہے جس کے تحت یونیورسٹی کے ۱۴۷ پروفیسروں کو ریٹائر کیا گیا تھا۔ اور فوجی ٹولی کے کچھ افسروں کو الگ کر کے نومبر ۱۹۶۰ء میں سمندر پار کے سفارتی مشن پر بھیجا گیا تھا۔

(۳) اگست ۱۹۶۰ء میں جن قریباً ۷۰۰ فوجی افسروں کو ریٹائر کیا گیا تھا۔ انہیں واپس نہیں بلایا جائے گا۔ ان میں ۲۰۰ سے زیادہ جرنیل شامل ہیں۔

## گھانا کے سابق وزیر صحت و خزانہ فرار ہو گئے

لندن ۲۵ اکتوبر۔ اخبار ڈیلی میل نے اپنے افریقی نامہ نگار کے حوالہ سے آج لکھا ہے کہ گھانا کے سابق وزیر صحت و خزانہ مسٹر کوملا گبیدماہ اپنے ملک سے فرار ہو کر ٹوگو پہنچ گئے ہیں۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مسٹر گبیدماہ سرحدی پہرہ داروں کو غچہ دے کر ٹوگولینڈ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ گھانا کے سابق وزیر کے فرار کا گھانا کی حکومت کے امریکہ سے ۸ کروڑ پونڈ قرضہ کے بارے میں مذاکرات پر خراب اثر پڑے گا۔ مسٹر گبیدماہ گھانا کے قابل ترین سیاستدانوں میں سے ہیں۔ اور ڈاکٹر نکرومہ کے جانشین کی حیثیت سے اکثر آپ کا نام لیا جاتا رہا ہے۔ مسٹر گبیدماہ نے ہی امریکہ سے قرضہ کے بارے میں مذاکرات شروع کئے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک امریکی مشن آج عکرہ پہنچنے والا تھا

## قوتلی کی طرف سے مصری حکمرانوں کی مذمت

دمشق ۲۵ اکتوبر۔ شام کے سابق صدر شکری القوتلی نے کل رات متحدہ عرب جمہوریہ کے حکمرانوں پر شام کے باشندوں پر جبر و تشدد کرنے اور دہشت گردی کا الزام لگایا۔ شام کی نئی صورت حال کے بارے میں سابق صدر کا یہ پہلا تبصرہ ہے۔ آپ ہی نے ۱۹۵۸ء میں شام اور مصر کے ادغام کا اعلان کیا تھا۔ مسٹر شکری القوتلی نے دمشق ریڈیو سے ایک نشری تقریر میں مزید کہا کہ سابق حکومت (جس میں ہر برائی اور خامی شامل ہے) دونوں ملکوں میں اتحاد کے خاتمہ کی ذمہ دار ہے۔ آپ نے سابق حکومت کو جابر و ظالم بتایا۔ سابق صدر نے کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ میں سیاسی اتحاد کی ناکام کوشش عرب اتحاد کی ناکامی نہیں ہے۔ شام تمام عرب ممالک سے اتحاد کا پہلے سے زیادہ خواہاں ہے۔

## مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

### کی صحت

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ شوگر کی زیادتی کی وجہ سے زخم مندمل ہونے میں دیر ہو رہی ہے۔ تاہم انسولین کے ٹیکے لگ رہے ہیں۔ اور درد روشنی کی شعاعوں کے ذریعہ بھی علاج کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے زخموں سے مواد نکلنا کم ہو گیا ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

## امریکہ نے چینی کا درآمدی کوٹہ کم کر دیا

واشنگٹن ۲۵ اکتوبر۔ امریکہ کے محکمہ زراعت نے بھارت برازیل اور فارموسا سے درآمد کی جانے والی چینی کا کوٹہ کم کر دیا ہے۔ بھارت کے کوٹہ میں ۵۰ ہزار ٹن برازیل کے کوٹہ میں ۳۰ ہزار ٹن اور فارموسا کے کوٹہ میں ۲۰ ہزار ٹن کی کمی کر دی گئی ہے۔ امریکہ نے کیوبا سے چینی کی درآمد بند کرنے کے فیصلے کے بعد ان ملکوں کے کوٹہ میں اضافہ کر دیا تھا۔

## سید محمد یوسف شاہ صاحب کا

### عزم نائیجیریا

مکرم کرنل سید محمد یوسف شاہ صاحب نائیجیریا جانے کے لئے ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت اسٹیشن پر تشریف لاکر انہیں دعا کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
— مورخہ ۲۶؍اکتوبر ۱۹۶۱ء —

# مسلمان بننے کا کیا مطلب ہے؟

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات نقل کرتے ہیں:۔

"میں پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے کہتا ہوں کہ سعادت عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے۔ جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی آؤ میری پیروی کرو۔ تاکہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقت مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز ہے۔ خود ہی ایک بات سے رُکے اور خود ہی کرے۔ اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا میرا جینا میری نماز میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور سب سے پہلے میں اپنی گردن رکھتا ہوں یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو اولیت کا ہے۔ نہ ابراہیمؑ کو نہ کسی اور کو۔ یہ اسی کی طرف اشارہ ہے کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین اگرچہ آپؐ سب نبیوں کے بعد آئے۔ مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ دوسرے کے منہ سے نہیں نکلی۔

اب دنیا کی حالت دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا۔ کہ میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ اور یا اب دنیا میں مسلمان موجود ہیں۔ کسی سے کہا جائے کہ کیا تو مسلمان ہے۔ تو کہتا ہے الحمد للہ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کی زندگی کا اصول تو خدا کے لئے تھا۔ مگر یہ دنیا کے لئے جیتا اور دنیا ہی کے لئے مرتا ہے۔ اس وقت تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے دنیا ہی اس کی مقصود۔ محبوب اور مطلوب رہتی ہے۔ پھر کیونکر کہہ سکتا ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتا ہوں۔

یہ بڑی غور طلب بات ہے اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔

یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے۔ اگر بدول اتباع اسلام کہلاتے ہو۔ نام اور چھلکے پر خوش ہو جانا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اس نے کہا تو صرف نام ہی پر خوش نہ ہو جا۔ میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا۔ اور شام سے پہلے ہی اسے دفن کر آیا پس حقیقت کو طلب کرو۔ نرے ناموں پر ہی راضی نہ ہو جاؤ۔ پس حقیقت کو طلب کرو۔ نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے۔ کہ انسان عظیم الشان نبی کا امتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ وہی حالت پیدا کرو۔ اور دیکھو اگر وہی حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پیرو ہو۔

غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالےٰ کا محبوب نہ ہو۔ اور خدا کی محبت نہ ملے۔ کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو۔ تاکہ خدا کے محبوب بنو۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۶-۱۸-۱۸۸)

ان فرمودات سے واضح ہے کہ مسلمان بننے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا پورا پورا جوش ہو۔ اور اس کے اعمال اس کے اس جوش کی تصدیق کرتے ہوں۔ اور ایسا ایمان اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب ہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں اتباع کریں۔

اگر ہم صحابہ کرامؓ کی حالت پر غور کریں۔ تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کامیابی کا یہی راز تھا۔ کہ وہ اپنے آقا کے دل سے فدائی تھے۔ اور آپ کی اتباع کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھتے تھے۔ اطاعت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے ذرا سے اشارے پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے چنانچہ بوعلی سینا جو دنیا کا بہت بڑا حکیم اور فلسفی مشہور ہے۔ ایک شاگرد کو حدیث کا درس دے رہا تھا۔ شاگرد کو حدیث کی تشریح اتنی پسند آئی۔ کہ بول اٹھا کہ آپ نے جو معانی بیان کئے ہیں (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی شاید نہ سوجھے ہوں۔ اس وقت تو وہ مرد دانا غصہ پی کر خاموش ہو رہا۔ لیکن چند دنوں کے بعد اسی شاگرد کو دریا پر لے گیا۔ دریا موسم سرما کی وجہ سے یخ بنا ہوا تھا۔ اور برف کے ٹکڑے اس میں بہہ رہے تھے۔ بوعلی سینا نے شاگرد سے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں۔ کہ اس میں چھلانگ دو۔ شاگرد بولا۔ آپ نے اس روز تو بڑی دانائی کی بات کہی تھی۔ مگر آج ایسی بے وقوفی کا حکم دے رہے ہیں۔ اس میں کودنا تو صریح موت کے منہ میں جانا ہے۔ بوعلی نے کہا ٹھیک ہے اگر میری جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے اور تمہاری جگہ کوئی صحابی ہوتے تو وہ فوراً عمل کرتے اور چھلانگ لگا دیتے۔ دیکھا! یہ فرق ہے میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے یہی معنے ہیں کہ ہم آپ کی سنت پر بلا چون وچرا عمل کریں۔ یہی طریق ہے جس سے ہم صحیح مسلمان بن سکتے ہیں۔ اور وہ فلاح حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اسلام ہمارے لئے چاہتا ہے۔

# آیت لو تقوّل علینا اور پندرہ سالہ میعاد

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کا جو مضمون الفضل مجریہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۶۱ء کے صفحہ ۳ پر "الحق والحق اقول" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس کے جواب میں اخبار پیغام صلح ۴؍اکتوبر ۱۹۶۱ء کے صفحہ ۹-۱۰ پر جو مضمون نام نہاد سبط نور صاحب کا شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار نے لکھا ہے کہ

"یہ پندرہ سالہ میعاد جو صرف بوکھلائے ہوئے دماغ کا کرشمہ ہے کیونکہ اس کی تائید میں کوئی سند نہیں پیش کی گئی..."

سبط نور صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایسا حوالہ یہاں تحریر کیا جاتا ہے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گیارہ برس کی مدت کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب نشان آسمانی کے صفحہ ۳۷ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور اگر کسی کی آنکھیں ہوں تو اس عاجز پر جو عنایات اللہ جل شانہ کی وارد ہو رہی ہیں۔ وہ سب نشان ہی ہیں۔ دیکھو خدا تعالےٰ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے۔ کہ جو میرے پر افترا کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں اور میں جلد مفتری کو پکڑتا ہوں اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔ لیکن اس عاجز کے دعوی مجدد اور مثیل مسیح اور دعوی ہمکلام الٰہی ہونے پر اب بفضلہ تعالےٰ گیارہواں برس جاتا ہے۔ کیا یہ نشان نہیں ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا۔ تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے۔ ٹھہر سکتا تھا۔"

(روحانی خزائن جلد چہارم صفحہ ۳۹۷ کتاب نشان آسمانی صفحہ ۳۷)

اب اس حوالہ کو سبط نور صاحب اور ان کے ہی خواہ غور سے پڑھیں اور اللہ تعالےٰ کا خوف رکھ کر سوچیں کہ "بوکھلائے ہوئے دماغ کا کرشمہ" سبط نور صاحب کی تحریر ہے۔ یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون؟

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی نے تو پندرہ سالہ میعاد کا تذکرہ فرمایا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے بھی کم یعنی ۱۱ برس کی میعاد کو اپنی صداقت کا نشان قرار دے رہے ہیں۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو

خاکسار: شیخ محمد حنیف کوئٹہ

## درخواست دعا

میری ممانی محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحمن صاحب بی اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا آج مورخہ ۲۵؍۱۰؍۶۱ کو گنگارام ہسپتال لاہور میں اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

(انور شاہدہ اہلیہ چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی منٹگمری)

## لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر

# حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا بصیرت افروز خطاب

مورخہ ۲۰۔ اکتوبر کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے احمدی مستورات سے جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

الحمد للہ کہ ایک سال کے بعد بخیر پھر یہ دن آیا ہے اور خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کل ہماری اجتماع سالانہ کی شروع ہونے کو ہے امید ہے کہ آپ سب لجنات حقیقی عمل اور ترقی کی رپورٹ لیکر آئی ہوں گی۔ خدا تعالےٰ آپ سب کو زیادہ سے زیادہ تنظیم اور خلوص نیت کے ساتھ خدمت کی توفیق بخشے اور آپ کے قدم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں زوال سے اپنے کرم سے محفوظ رکھے اور آپ سب بہنیں اپنے کام میں بھی اور ذاتی طور پر فرداً فرداً بھی ایسے نیک نمونے بنیں کہ اغیار کی زبانیں بھی آپ کی خصوصیات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے ساتھ ہو آمین۔

مجھے چند باتیں آپ سے اور بھی اس موقعہ پر کہنی ہیں ذرا غور سے سنئے۔ سبھی جانتے ہیں کہ حسد۔ بدگمانی۔ زبان کی بے احتیاطی اور اعتراض ایسی بد خصلتیں ہیں جن کا زہر دور دور پھیل کر دوسروں کو بھی خراب کرتا ہے اور جس میں یہ مرض جڑ پکڑ جائے اس کے لئے تو ہے ہی تباہ کن۔ غرض جب معمولی زندگی یعنی خاندانی برادری اور محلہ داری کے تعلقات میں یہ باتیں گھروں کا امن اٹھا کر ان کو اجاڑ سکتی ہیں دلوں کو پھاڑ سکتی ہیں تو آپ سوچیں اور غور کریں کہ قومی، دینی وروحانی تعلقات اور نظام سلسلہ کے معاملات میں اس صورت کی دریدہ دھنی کا نتیجہ کس قدر خطرناک نہ ہوگا؟

مجھے افسوس ہے کہ باوجود حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کے اپنی طبیعت کے خلاف سالہا سال کے صبر کے بعد محض جماعت کی آئندہ بہبود کی خاطر اس پکے پھوڑے کو مجبور ہو کر نشتر دے کر مواد صاف کرنے کے اب تک یہ مرض ناحق بدگمانی بے وجہ عادتاً اعتراض کا ہماری جماعت کے بعض افراد میں نظر آ رہا ہے۔ اور انہوں نے اب تک سبق حاصل نہیں کیا مجھے بھی کسی نہ کسی طرح کبھی کبھی خبر ایسی پہنچ جاتی ہے اور سخت صدمہ کا موجب ہوتی ہے۔ میں نے اسی امر کی بابت کوئی تین ماہ ہوئے چند الفاظ کا پیام خدام لاہور کے لئے لکھا تھا مگر اب اپنی بہنوں سے بھی یہی کہنا چاہتی ہوں کہ آپ ہشیار ہو جائیں اپنے اہل کو آگ سے بچانے کا حکم صرف مردوں کے لئے نہیں آپ کے لئے بھی ہے۔ آپ کا بھی فرض ہے کہ اپنے شوہروں اپنے بیٹوں اپنے بھائیوں بلکہ اپنے باپوں تک کے منہ بند کر دیں اگر وہ کسی مجلس یا کسی خاص شخص کی صحبت کے زیر اثر معترضانہ باتیں کرنا شروع کریں۔ یاد رکھیں کہ خدا کے فضل سے کثرت ایسے لوگوں کی نہیں ہے مگر ایک کیڑا پلیگ کی طرح پھیل کر بہت کمزور طباع کو لے مرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے بچائیں اپنے گھر والوں کو اس وبا سے اس آگ سے۔ اس خطرہ سے یہ ذمہ داری آپ پر بھی ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں آپ بھی جوابدہ ہوں گی اگر آپ نے کسی کمزوری کے تحت اغماض کیا اور اس بلا کو اپنے گھروں میں داخل ہوتے دیکھ کر خاموشی اختیار کی۔ کچھ بظاہر معقول معزز و عالم لوگوں میں سے بھی ہیں جن کو محض عادتاً ہی سلسلہ کے کاموں اور کارکنوں پر بیٹھے بٹھائے ناحق اعتراض کر ڈالنے کی بیماری ہے وہ نہیں سوچتے کہ ہمارا دل پرگہرا اثر نہ لے کر زبان کا چلا دینا شاید ہمیں بچا ہوا چھوڑ بھی دے مگر کمزور ایمان والوں کو غارت کر سکتا ہے۔

اگر کسی کو کوئی نقص نظر بذاتِ خود آئے (سن سنا کر بات کرنے کا تو ذکر ہی نہیں) تو وہ کسی ذمہ وار ہستی سے بات کر کے نیک نیتی سے دل کھول کر اپنا شک دفع کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نیک ارادے والے کی خود مدد فرمائے گا مگر نہ دوسروں سے بات کریں نہ سنیں۔ قومیں افراد سے ہی بنتی ہیں اگر بجائے اعتراض بیجا کرنے کے آپ لوگ اپنے نقائص دور کرنے اور اپنی ذات میں زیادہ نیکی اور خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش میں لگ جائیں تو جماعت کے لئے زیادہ مفید ہوں گے۔ بالفرض اگر کوئی فرد آپ کی نظر میں برا ہی ہے تو ہونے دیں آپ کو تعلیم تو اچھی سونپی گئی ہے آپ ہی احسن طور پر اس پر عمل پیرا ہو کر زیادہ اچھے کیوں نہ بن جائیں؟ میرے خیال میں اس ناحق کے غم و غصہ کا بدلہ اس رنگ میں لینا بہت مبارک ہوگا! یاد رکھیں اعتراض خصوصاً مذہبی سلسلوں میں ایک ایسی سیڑھی ہے جس پر قدم رکھ کر معترض اوپر ہی اوپر چڑھتا چلا جاتا ہے اور ایمان و اعتقاد ایک چوٹی ہے جس پر سے پھسلے تو پھر پھسلتا ہی آتا ہے معترض سمجھتا ہے اور اپنے نفس کے خفیہ تکبر کی وجہ سے یقین رکھتا ہے کہ اگر میں ان کام کرنے والوں کی جگہ ہوتا تو بہت بہتر ثابت ہوتا پس وہ نیچے سے اعتراض کرتے کرتے اوپر ہی جا کر دم لیتا ہے اور اب غلط فہمی سے سوچتا ہے کہ میرا اصل ایمان و اعتقاد تو مضبوط ہے یہ سہارا میرے لئے کافی ہے مگر کہاں! لڑکھڑاتا ہے پھسلتا ہے اور نیچے ہی آن گرتا ہے — بجز اس کے کہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل اور رحم کسی کو بچا لے اور تائب ہونے کا موقعہ بخش دے۔

پھر میں بہت زور دیکر کہتی ہوں کہ اپنے گھروں میں مردوں کی باتوں میں اگر ذرہ برابر بھی یہ مادہ ابھرتا دیکھیں تو فوراً اس کے قلع قمع کے لئے دلیرانہ طور پر تیار ہو جایا کریں الٰہی سلسلوں میں ابتداء سے منافقین معترضین اور شرانگیز لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو شیطان کے ہتھیار ہوتے ہیں مگر انکو ناگزیر جان کر غفلت بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ انسان کمزور ہے ہشیار رہنا واجب ہے! نہ معلوم کس خفیہ راہ سے داخل ہو کر یہ سانپ ڈس لے! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ عنصر موجود تھا جو پہلے پہل دبا دبا رہا مگر ۱۹۰۵ء سے بعض کی بعض باتوں سے حسد اور اعتراض ناحق خفیہ خفیہ خاص لوگوں کے علم میں آنے لگے تھے۔ اصل حاسد اور معترض دو تین ہی ہوں گے دوسرے اچھے

بھلوں کو محض دوستی اور صحبت لے ڈوبی تھی وہ خوب جانتے اور سمجھتے تھے کہ اس سلسلہ میں بھی خلافتِ راشدہ کا ظل خلافت کا ہونا ضروری ہے اور ہونا چاہیئے مگر حسد ناحق اور چودھرات کی خواہش نے غلط "ہٹ" پر مجبور کر دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص موعود بیٹے کی پیشانی پر ستارۂ بلندی چمکتا وہ خوب دیکھ رہے تھے اور انوار نبوت کے ماحول میں اتنی فراست اور دور بینی بھی میسر تھی کہ جان گئے تھے یہ ستارہ ضرور ایک دن نیّر درخشاں بننے کو ہے۔ مگر برا ہو حسد کا کہ تازہ چوٹ میں بندھے بندھائے اول بیعتِ خلافت کرنے کو تو کر لی مگر اس قید میں پھڑ پھڑاتے ہی رہے کیونکہ دن بدن محمود کا مستقبل ان کو اپنے لئے خطرہ کی صورت میں نظر آ رہا تھا۔ جو ان کو ہرگز گوارا نہ تھا اور کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات اس وقت نہ آئی ہو مگر چشمِ حاسد خود ہی سوچتی تھی۔ خود ہی بیقرار ہو جاتی تھی۔ آخر خلیفہ اول رضؓ کی وفات پر کھلم کھلا خلافت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ بار بار ہر ممکن طریق سے سمجھایا گیا کہا گیا کہ یہ فتنہ نہ اٹھائیں۔ آپ خلافت کو تسلیم کریں پھر جس کو بھی آپ لوگ کہیں گے سب بیعت کرنے کو تیار ہیں لیکن اب کس منہ سے مانتے اب تو اپنی بات سے پھرنے کی ندامت کے ساتھ سخت ضد اور ہٹ بھی شامل ہو گئی تھی غرض وہ نہ ماننا تھا نہ مانے یہ بھی حکمتِ الٰہی تھی۔ اور خدا تعالےٰ کا جو منشاء تھا وہ بڑی شان سے پورا ہوا۔ یہ تو پرانی بات تھی۔ اب حال میں دیکھیں کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا جلیل القدر انسان اور اعلیٰ پایہ کا مومن عاشقِ مسیح موعودؑ کون تھا؟ اس محض بدظنی اور دیدہ دھنی کی حد تک گستاخانہ اعتراضات کے مرض نے ان کی اولاد کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا! عبرت کا مقام ہے! وہ نور الدین خلیفہ اوّل رضؓ ہزاروں رحمتیں اس کی روحِ اقدس پر تا ابد نازل ہوتی رہیں جو عاشقِ محمود تھا اس کی اولاد صد افسوس کہ آج اعدائے محمود میں شمار ہوتی ہے۔ کیا یہ رونے کی جگہ نہیں؟

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہماری تو اب بھی دل سے دعا رہتی ہے کہ خدا ان کو ہدایت دے وہ لوٹ آئیں۔ سینہ صافی لیکر سچے دل سے تائب ہو کر اور ہم سے پھر ملیں۔ آمین۔ وہ اپنے باپ کے ایمان کا درجہ اور ان کے ہم سے بھی بے حد پیار و محبت کو بھول گئے مگر ہم نہیں بھولے ہم کو وہ عاشقانہ محبت وہ پیار یاد ہے اور یاد رہے گا۔

میرا بچپن ان کی گود میں کھیل کر گزرا اور بچپن سے ان سے پڑھنا شروع کیا روز کا آنا جانا تھا گویا ایک ہی گھر تھا۔ خدا جانے

یہ کچھ ہوتا ان کو نظر آگیا تھا کہ بلا مبالغہ قریباً روز ہی بڑے پیار سے فرماتے کہ یہ اولاد اور یہ عبدالحی جو میری بڑھاپے کی نرینہ اولاد ہے یہ بھی تم لوگوں سے زیادہ مجھے پیارے نہیں۔ ہم سب کے لئے مجموعی طور پر بھی ایسے الفاظ استعمال فرماتے اور خصوصیت سے اور اکثر بہت زور دیکر فرماتے کہ "محمود سے زیادہ یہ اولاد مجھے پیاری نہیں ہے" سالوں تک میں نے اس بات کو بہ تکرار سنا ہے۔ اب تک تو دل پہ یہی اثر تھا کہ چونکہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انتہائی عشق تھا تو ان کی اولاد بھی پیاری تھی خصوصاً وہ جوہر قابل جس کو ان کی نگاہ معرفت پہچان چکی تھی۔ مگر اب میں سوچتی ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے خاص مقبول بندے تھے۔ یہ ان کا بیوی بچوں کی گھریلو مجلس میں روزانہ محبت جتلانا بھی کسی خاص اشارہ کی وجہ سے نہ ہو۔

ضمناً ایک واقعہ بھی یاد آگیا۔ آپ کے صاحبزادے میاں عبدالسلام مرحوم چھوٹے تھے۔ میں جب پڑھنے کو روز صبح جاتی تو ان کے لئے جیب میں بادام اخروٹ وغیرہ لے جاتی اور جیسا کہ بچوں کے کھیل ہوتے ہیں روز ہی پہلے ان سے پوچھتی کہ بتاؤ عبدالسلام تم کتنے اخروٹ کے نوکر ہو۔ وہ روز جواب دیتے "دو اخروٹ کا نوکر ہوں"۔ ایک دن میاں عبدالحی مرحوم نے غصہ سے کہا کہ "عبدالسلام نوکر کیوں کہتے ہو؟ تم کوئی نوکر ہو؟ کہدو میں نوکر نہیں ہوں" اندر کمرے میں حضرت خلیفہ اولؓ تشریف رکھتے تھے نہایت جوش سے کڑک کر فرمایا۔

"عبدالحی یہ کیا کہا تم نے -؟
یہ نوکر ہے!"

اور فرمایا: "عبدالسلام اندر آؤ"
ہم دونوں اندر چلے گئے۔ فرمایا کہو میرے سامنے "میں نوکر ہوں"۔ بچہ نے دہرا دیا۔ اس جذبہ کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت سے واقف آپ کی صحبت میں رہ چکے یا آپ کی سیرت کا مطالعہ کر چکے ہوں۔ وہ کوہ وقار تھے غیور تھے خود دار تھے۔ ان کا سر کبھی کسی کے سامنے نہ جھکا تھا۔ جھکا تو اپنے محبوب آقا کے سامنے۔ اور اسی عشق کامل کا نتیجہ تھا کہ ان کی ایک کم عمر لڑکی جو ان کی شاگرد بھی تھی اس کے لئے بھی اپنے پیارے لڑکے کا اتنا کہنا کہ "کہو میں نوکر نہیں ہوں" سخت ناگوار گذرا۔ آپ کا چہرہ مجھے اب تک یاد ہے ایسا اثر تھا کہ صرف غصہ اور ناگواری ہی نہیں بلکہ بہت صدمہ گذرا ہے۔ حالانکہ جیسا وہ والدین کی مانند بے انتہا لاڈ پیار مجھ سے کرتے تھے بے تکلف تھے ان کا حق تھا وہ بآسانی مجھے بھی کہہ سکتے تھے سمجھا سکتے تھے کہ بچہ سے ایسا نہیں کہلواتے۔ ذلیل ہو جاتا ہے عزت نفس نہیں رہتی۔ تم اس کو جو چاہو دیسے ہی دیدیا کرو۔ اور مجھے بھی آپ کا روکنا ذرا بھی برا معلوم ہوتا۔ کیونکہ ان کی محبت کا پلڑا بہت بھاری تھا۔

مگر انہوں نے اپنے طبعی وقار کے خلاف صرف اپنے خاص جذبۂ عشق و محبت کے تحت الٹا بچہ سے سامنے کہلوایا کہ "میں نوکر ہوں"۔

افسوس کہ اس بڑی ہستی کی چھوٹی اولاد بدگمانی حسد ناحق اور فضول اعتراض کے مرض میں گرفتار ہو کر کہاں سے کہاں جا گری۔ جس خلافت کے خلاف تھوڑی سی بھی بات سنتے ہی اس مرد خدا نے شیر کی مانند گرج کر تقریر کی تھی اور مسجد مبارک لوگوں کی چیخوں سے گونج رہی تھی۔ اسی سلسلۂ خلافت سے یہ صاحبزادے الگ ہو کر آج منکرانِ خلافت سے جاملے۔ اللہ تعالیٰ راہِ راست پہ لائے۔

پس میری اس وقت یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو بھی بچائیں اس بیماری سے اور اپنے شوہروں اولادوں اور گھر کے دیگر مردوں کو بھی جرأت سے آگاہ کر کے فوراً ٹوکیں۔ اگر یہ موت کا کیڑا کسی کے اندر سرایت کرتا یا آس پاس بھی رینگتا دیکھ پائیں۔
خدا تعالیٰ کا فضل و کرم آپ کے شامل حال رہے۔ آمین۔

## تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

عزیز فیض احمد اسلم سب جج مردان کا نکاح ہمراہ عزیزہ تسنیم اختر بنت ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز فجر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو عزیزہ تسنیم اختر کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔
عزیز فیض احمد اسلم نے اس خوشی کی تقریب کے سلسلہ میں مبلغ پچاس روپے مسجد فنڈ میں دیئے۔ دعوت ولیمہ مورخہ ۱۹ اکتوبر کو ہوئی۔ جس میں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ۔ احباب جماعت و معززین کیمبل پور شہر نے کثیر تعداد میں شرکت کی صحابہ مسیح موعودؑ۔ درویشان قادیان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری مبارک علی اوبارڈہ ڈھال کیمبل پور
ضلع سکھر)

# جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت

الحمد للہ! موسم گرما کی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ اپنی نئی عمارت میں منتقل ہو گیا ہے نئی عمارت ایک عمدہ خوبصورت ہال، ایک لائبریری، سات لیکچر روم، تین دفاتر اور ایک سٹاف روم پر مشتمل ہے۔ لیکن یہ عمارت ابھی ادھوری ہے۔ نیز ایک کلاس برآمدہ میں، ایک ہال کی گیلری میں اور بعض کلاسز باہر بیٹھتی ہیں ارادہ ہے کہ جلد پانچ مزید کمرے اوپر کی منزل پر تعمیر کئے جائیں تا تمام کلاسز کو کمرے مہیا کئے جا سکیں۔ اس عمارت کے لئے ایک کثیر رقم صدر انجمن احمدیہ نے اور ایک بڑی رقم تحریک جدید نے بطور عطیہ فرمائی ہے۔ دونوں اداروں سے قرض بھی حاصل کیا گیا۔ لیکن ابھی تک عمارت کی تکمیل نہیں ہو سکی۔ اس سے پہلے بھی جماعت کے مخلص اور مخیر افراد نے دل کھول کر ہماری اعانت فرمائی ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ایک بار پھر مخلصین جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس معزز ادارہ کی عمارت کی تکمیل کے لئے آپ کے مزید دلی تعاون کی ضرورت ہے۔ جن احباب نے وعدہ جات لکھوائے تھے۔ لیکن ابھی ان وعدہ جات کی جزوی یا کلی ادائیگی باقی ہے وہ جلد اپنے وعدہ جات افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مد تعمیر جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اور جن دوستوں نے اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس اہم دینی و تعلیمی ادارہ کی عمارت کیلئے عطیہ جات بھجوا کر مشکور فرماویں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید)

# وصیت کی اہمیت

## "وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۶۱ء میں ارشاد فرماتے ہیں:

"وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اعلم ہوں اس معاملہ کے متعلق۔ اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ...... میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے لوگوں میں قربانی اور ایثار کے جذبات پیدا کرے اور ہم اس کے قرب کو حاصل کر سکیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں"

بہت ہیں جو اس پیمانہ سے اپنے ایمانوں کو نہیں ناپتے اور بہت ہیں جو اس آئینہ میں اپنی ایمانی شکل دیکھنے سے پس و پیش کر رہے ہیں۔ ایسے احباب کو وصیت کرنے کے لئے جلدی کرنی چاہیئے۔ دنیا ایک عذاب کے دہانے پر کھڑی ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریک وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کروں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

خدا کرے کہ جماعت کا کوئی فرد بھی حضور کے حکم کو ٹالنے والا نہ ہو اور ہر فرد نحن انصار اللہ کہتا ہوا اپنے اموال کو خدمت دین کے لئے وصیت کے ذریعہ پیش کر دے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تبصرہ

**احمدی جنتری ۱۹۶۲ء** میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان حال ربوہ پینتالیس ۴۵ سال سے "احمدی جنتری" شائع کر رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے احمدی جنتری ۱۹۶۲ء شائع کی ہے۔ جو بہت سے مفید دینی۔ علمی اور روحانی مضامین پر مشتمل ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۲۵/ (پچیس نئے پیسے) تبلیغی اور تربیتی اغراض سے مندرجہ بالا ایڈریس پر منگوائی جا سکتی ہے۔

# حضرت والد محترم کی آخری علالت اور اُن کی بعض خصوصیات

## شکریہ احباب اور درخواستِ دُعا

از مکرم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم

احباب جماعت کے کثرت کے ساتھ خطوط میرے نام حضرت والدہ محترمہ کے نام اور اسی طرح بعض دوسرے بھائی بہنوں کے نام موصول ہوئے۔ فرداً فرداً ہم نے ہر ایک کو جواب دینے کی کوشش کی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کوئی خط نہ ملا ہو۔ یا نظر سے اوجھل ہو گیا ہو۔ اس لئے بذریعہ الفضل بھی ہم تمام ایسے احباب کا جنہوں نے خطوط کے ذریعہ اظہار ہمدردی کیا۔ یا خود بنفس نفیس ہمارے گھر تعزیت کے لئے تشریف لائے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

### والد محترم کی علالت

والد محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فروری ۱۹۴۹ء میں دل کا شدید حملہ ہوا تھا۔ اور تمام بڑے ڈاکٹروں کی متفقہ رائے تھی کہ اس حملہ کے بعد کسی لمبے عرصہ کے لئے زندہ رہنا ناممکن ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ پانچ سال کے اندر زندگی کی شمع بجھ جائے گی۔ اور وہ بھی چارپائی پر پڑے رہنے اور یا بیٹھے رہنے کی حد تک اور شائد چند قدم چل بھی سکیں گے۔ اور یہ بھی صرف ایک آدھ ڈاکٹر کی رائے تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر مخلص احباب کی دعاؤں کے نتیجہ میں اس بیماری کے بعد ۱۲ سال مزید عمر عطا فرمائی۔ تین چار سال کی شدید بیماری کے بعد والد محترم اس قابل ہو گئے تھے کہ اپنے نجی اور کاروباری امور کی طرف توجہ دے سکیں۔ عام طور پر مئی جون میں آپ کی صحت زیادہ اچھی رہتی تھی۔ لیکن اس دفعہ خلاف معمول ابتدائی سے ہی صحت قدرے کمزور ہو گئی۔ اور یہ کمزوری بڑھتی ہی چلی گئی۔ حتیٰ کہ ۲۱ اگست کو آپ کو ہسپتال میں داخل کروانا پڑا۔ تا بہتر علاج میسر آ سکے۔ چونکہ ہسپتال میں عزیزوں سے علیحدگی کی وجہ سے آپ کی طبیعت گھبراتی تھی اس لئے چار دن ہسپتال میں رہنے کے بعد میں آپکو اپنے گھر "پام ویو" میں واپس لے آیا۔ کیونکہ ڈیوس روڈ والی کوٹھی نسبتاً "ماڈل ٹاؤن" والی کوٹھی کی نسبت طبی مشورہ کے لئے زیادہ مفید تھی۔ اور ضروری ادویات بھی باسانی جلد مہیا ہو سکتی تھیں۔

### آخری ایام

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے آپ کی بیماری کے آخری ایام میں ہمیں خدمت کا موقعہ عطا فرمایا۔ ۱۹۴۹ء میں جو دل کا حملہ ہوا تھا اس کے بعد جو بھی زندگی آپ نے پائی وہ واقعی معجزانہ تھی۔ اس لئے کہ ہرگز کوئی ڈاکٹر یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ دل کے اتنے شدید حملے کے بعد وہ اتنے سال زندہ رہ سکیں گے۔ اس دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ شفا کی پھر کوئی اعجازی صورت پیدا کر دے گا حتیٰ کہ ۲۸ ستمبر کی صبح کو جس دن آپ کی وفات ہوئی۔ اور جبکہ نبض محسوس ہونا بھی بند ہو گئی تھی۔ اور بلڈ پریشر بھی آلہ پر رجسٹر نہیں ہو رہا تھا۔ اس وقت بھی امید کا پہلو غالب تھا۔ اور ہم لوگ اس کوشش میں تھے کہ "کورامین" اور "گلوکوز" کا انٹراوینس انجکشن دیا جائے۔ اور ابھی ڈاکٹر صاحب گلوکوز کے انجکشن کی تیاری میں تھے۔ اور میں والد محترم کو آکسیجن دینے کے لئے کھڑا ہوا ہی تھا۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد والد صاحب نے میری طرف دیکھا۔ اور میں نے خیال کیا کہ شائد مجھے کچھ کہیں گے کہ یکایک نزع کی حالت طاری ہو گئی۔ اور ایک دو منٹ کے اندر اندر آپ کی روح نے آپ کے جسم کو جس میں اس نے ۶۶ سال تک بسیرا کیا تھا چھوڑ کر چلی گئی۔ اور آپ بہت آرام کی نیند سوئے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اس وقت ہمیں آپ کی موت کا یقین ہو چکا تھا لیکن صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے ۱۹۴۹ء والی بیماری کی کیفیت کے پیش نظر آپ کے دل میں "کورامین" کا ٹیکہ دیا۔ اور سانس دلانے کی کوشش کی۔ تا شائد زندگی کی شمع پھر سے روشن ہو جائے۔ لیکن الٰہی تقدیر پوری ہو چکی تھی اور آپ کی روح آپ کے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو چکی تھی۔

والد محترم کی حالت ۱۷ ستمبر کی رات ۸ بجے سے بگڑ چکی تھی۔ اور آپ نے غالباً محسوس کر لیا تھا کہ اب آخری وقت ہے۔ اس لئے برکت اور تسکین کے لئے والدہ محترمہ کو اپنے پاس بٹھا لیا چنانچہ والدہ محترمہ تمام رات صبح وفات تک ایک دم کے لئے بھی آپ کے پاس سے نہ اٹھیں۔

ہم سب بھائی بہن بھی حتی المقدور خدمت میں مصروف رہے۔ والدہ محترمہ اور دوسرے تمام بہن بھائیوں نے اس سانحہ کو صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے ساتھ راضی ہو گئے کیونکہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میری دو چھوٹی بہنیں تو صدمہ کی شدت کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے سکتہ کی سی حالت میں رہیں اور یہ سمجھتی رہیں کہ ابا جان فوت نہیں ہوئے۔ لیکن یہ وقتی غلبہ غم کی وجہ سے تھا ورنہ وہ سمجھ گئیں کہ مرنے والے واپس اس دنیا میں نہیں آیا کرتے۔

کہتے ہیں کہ حضرت بدھ کے زمانہ میں ایک عورت جس کا ایک ہی اکلوتا بیٹا تھا۔ اور جس کی وجہ سے اسے بہت عزت حاصل تھی مر گیا وہ عورت اس غم سے دیوانی ہو گئی۔ اور اپنے مرے ہوئے بچے کو گھر گھر لئے پھرتی کہ کوئی اسے زندہ کر دے۔ لوگ اسے دیوانہ کہتے لیکن وہ وفور غم سے اپنی حرکت سے باز نہ آتی۔ آخر اس کو کسی نے بتلایا کہ "گوتم بدھ" کے پاس جا شائد وہ تیرے بیٹے کو زندہ کر دیں، چنانچہ وہ عورت حضرت "بدھ" کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی درخواست پیش کی۔ آپ نے اسے فرمایا کہ میں تیرے بیٹے کو زندہ کر سکتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ تو کسی ایسے گھر سے رائی کے چند دانے لا۔ جس میں پہلے کبھی کوئی موت واقعہ نہ ہوئی ہو۔ اس نے اپنے علاقہ کا کونہ کونہ اس تلاش میں چھان مارا کہ کوئی ایسا گھر ملے جس میں کوئی موت واقع نہ ہوئی ہو۔ مگر اس کو کہاں ایسا گھر ملتا۔ تب اس کو یقین ہو گیا۔ کہ دوسرے مرنے والے انسانوں کی طرح اس کا بیٹا بھی فوت ہو گیا ہے۔

یہ ایک سبق آموز کہانی ہے۔ یہ کہانی اس شدت غم پر روشنی ڈالتی ہے جو ایک پیارے کی وفات پر اس کے اعزہ و اقربا کو ہوتا ہے۔ لیکن اس سرائے فانی میں نہ کوئی ہمیشہ کے لئے زندہ رہا۔ اور نہ رہے گا۔

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابو قاسم محمد زندہ بودے

### موت کا سانحہ

موت کا سانحہ انسانی زندگی میں سب سے بڑا سانحہ ہے لیکن کسی انسان کی موت پر دوسرے انسانوں کو وہ غم نہ ہوا جو ہمارے آقائے نامدار صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی وفات پر آپ کے صحابہؓ کو ہوا آپؐ کے صحابہ وفور غم سے دیوانے ہو رہے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جیسا جلیل القدر بہادر اور مدبر انسان اپنے تدبر اور حواس کو کھو بیٹھا۔ اور وفور غم میں فرمانے لگے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ اور جو شخص کہے گا کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ میں اس کی گردن تلوار سے اڑا دوں گا۔

صحابہؓ کے اس غم کی کیفیت کا کچھ اظہار حضرت حسانؓ بن ثابت کے اس شعر سے ہوتا ہے ؎

کنت السواد لناظری
فعمی علی الناظر
من شاء بعدک فلیمت
فعلیک کنت احاذر

کہ اے میرے پیارے تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو تیرے مرنے کے ساتھ جاتی رہی۔ جس کی وجہ سے اب ساری دنیا میرے لئے اندھیر ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد خواہ کوئی مرے یا جئے۔ مجھے تو صرف تیری ہی موت کا ڈر تھا۔ صحابہؓ کو جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات سے عشق تھا یہ شعر ان کے جذبات کی ایک حد تک ترجمانی کرتا تھا۔ نتیجہ یہ کہ گھر گھر گلی گلی اس شعر کے پڑھے جانے کی گونج سنائی دینے لگی۔ (باقی)

---

## سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ

### — کا تازہ ارشاد —

حضور نے اپنے ایک تازہ ارشاد میں الفضل کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔

" احباب جماعت کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ دو دو چار چار دوست مل کر مشترکہ طور پر الفضل کے خریدار بنیں۔ تاکہ الفضل میں شائع ہونے والے مضامین سے فائدہ اٹھا سکیں جو ایمان کی تازگی کا موجب ہوتے ہیں۔"

صیغہ الفضل ایسے مخلصین کا منتظر ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

(مینیجر)

# دین کی خدمت کو خدا تعالےٰ کا احسان سمجھو!

## عہدیداران جماعت کے لئے قیمتی نصائح

جماعت کے عہدیداروں کو جملہ احباب جماعت سے چندے لینے اور وصولی کا انتظام کرنے میں بڑے انہماک، اخلاص اور ضبطِ نفس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات عزتِ نفس کا غلط احساس انہیں اپنے فرائض منصبی سے مانع رکھتا ہے۔ سو ایسے کارکنوں کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

"ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہ سمجھنا چاہئیے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہئیے کہ خدا تعالےٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے۔ تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اگر تم دین کیلئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے۔ اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے زیادہ معزز والا کام نہیں سمجھتے تو تمہارے اندر ایک جَو کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا۔"

پس امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان حضرات اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور دفتر تحریک جدید سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

---

## مربیان سلسلہ کے لئے ہدایت

نظارت ہذا میں اس قسم کی رپورٹیں موصول ہوتی رہتی ہیں کہ مقامی جماعتوں میں بعض اوقات مربیان سلسلہ کا نام مقامی مجالس مثلاً خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کے لئے پیش کر دیا جاتا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مربیان سلسلہ مرکزی کارکن ہیں۔ ان کا نام ایسے عہدوں کے لئے پیش نہیں ہونا چاہئیے۔ مربیان سلسلہ کو بھی چاہئیے کہ اگر ان کا نام پیش ہو تو وہ وضاحت کر کے اپنا نام واپس لے لیا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

---

## درخواست دعا

میرے دادا جان سید نذیر احمد صاحب آف موہن پورہ راولپنڈی بعارضہ بلڈ پریشر و عارضہ دل بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نسیم ہمدانی راولپنڈی)

---

# جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

## مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

---

# ٹکٹ برائے اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے لئے مقامی اراکین مجالس انصار اللہ کے ٹکٹ ان کے زعماء کو پہنچا دیئے گئے ہیں۔ تمام انصار دوست اپنے زعیم صاحب سے ملکر اپنا ٹکٹ حاصل فرمالیں۔

بیرونجات سے تشریف لانے والے احباب اپنے ٹکٹ دفتر مرکزیہ انصار اللہ سے بدھ اور جمعرات کو دفتری اوقات میں (صبح ۸ بجے سے ۲½ بجے بعد دوپہر تک) حاصل کر سکیں گے۔ اور جمعہ کے روز نماز جمعہ سے قبل بھی دفتر ٹکٹ کے حصول کے لئے کھلا رہے گا۔ خدام زائرین بھی دفتر مرکزیہ سے زائر کا ٹکٹ ان اوقات میں حاصل کر سکیں گے۔ جمعہ کی نماز کے بعد اجتماع شروع ہونے سے قبل بھی تقسیم ٹکٹ کا مناسب انتظام ہوگا۔

محمد ابراہیم ناصر منتظم ٹکٹ سالانہ اجتماع انصار اللہ

---

# اسلامی شعار۔ لباس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

"میں جب انگلینڈ گیا تو میں نے چند گرم پاجامے سلوائے تھے مگر وہاں جا کر میں نے فیصلہ کیا کہ میں سلوار ہی پہنوں گا۔ میں ان کا لباس کیوں پہنوں؟ جب ہمارے ملک میں انگریز جاتا ہے۔ تو کیا وہ سلوار پہنتا ہے۔ اگر وہ سلوار نہیں پہنتا۔ تو میں پتلون کیوں پہنوں۔"

پھر فرمایا:

"غرض ہم اسلام کی باتوں کو دوسروں سے نہیں منوا سکتے۔ جب تک ہم ان پر عمل کرنے پر رات دن ایک نہ کر دیں۔" (تقریر کوئٹہ ۴۸ء)

# اطاعت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اے ایمان دارو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

— زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے —

---

# اطفال الاحمدیہ کا انعامی تعلیمی مقابلہ

تمام اطفال جو انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سالانہ اجتماع سے قبل منعقد ہونے والے دینی اور تاریخی معلومات کے امتحان میں شرکت کرنا چاہیں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ امتحان ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات ۹ بجے صبح دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ہوگا۔ اس امتحان میں اول اور دوم آنے والے اطفال کو سکول کی پوری فیس اور نصف فیس بطور انعام دی جاتی ہے۔

نصاب حسب ذیل ہوگا۔

(۱) نبراس المومنین و چالیس جواہر پارے
(۲) پاکستان سے متعلق تاریخی اور جغرافیائی معلومات
(۳) احمدیت سے متعلق عقائد۔ مسائل اور تاریخی معلومات
(۴) تبلیغ بیرون پاکستان و جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات

شرائط: عمر ۹ تا ۱۴ سال۔

(محمد ابراہیم قائد تعلیم مجلس مرکزیہ انصار اللہ)

---

**سینما** — سینما زمانہ حال میں برائی کا ایک زبردست محرک ہے یہ اپنے اندر ایسی کشش رکھتا ہے۔ کہ اس کا عادی اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا اسی لئے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنی جماعت کو سینما دیکھنے سے قطعی طور پر منع فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی مفت بھی دکھلائے۔ تو نہ دیکھو۔ کیونکہ یہ مخرب اخلاق ہے۔ شہروں کے احباب اپنے عزیزوں کے کانوں میں اس کی ممانعت کی اہمیت ڈالتے رہیں تا وہ اسکے شر سے محفوظ رہیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

## تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

| نمبر | نام | رقم |
|---|---|---|
| ۵۶۹ | احباب جماعت احمدیہ گجرات شہر بذریعہ مکرم مبارک احمد صاحب ربوہ | ۱۵—۰۰ |
| ۵۷۰ | مکرم خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ | ۵—۰۰ |
| ۵۷۱ | ر قریشی فضل حسین صاحب قائد آباد ضلع سرگودھا | ۵—۰۰ |
| ۵۷۲ | محترمہ اللہ رکھی صاحبہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ | ۳—۰۰ |
| ۵۷۳ | مکرم ملک محمد صادق صاحب چک ۶۲ گ۔ب ضلع لائلپور | ۵—۰۰ |
| ۵۷۴ | مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب کراچی | ۲۰—۰۰ |
| ۵۷۵ | ر منظور علی صاحب ریڈیو انجینئر حیدرآباد سندھ | ۵—۰۰ |
| ۵۷۶ | احباب جماعت احمدیہ بدوملہی بذریعہ مکرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب | ۱۷—۰۰ |
| ۵۷۷ | مکرم چوہدری سعید احمد صاحب میڈیکل ڈسپنسر نگرپارکر سندھ | ۵—۰۰ |
| ۵۷۸ | احباب جماعت احمدیہ لائلپور شہر بذریعہ چوہدری غلام دستگیر صاحب | ۱۹—۱۴ |
| ۵۷۹ | محترمہ بیگم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چیف میڈیکل آفیسر چٹاگانگ | ۱۵—۰۰ |
| ۵۸۰ | مکرم خالد ممتاز صاحب ایپڑیل اینڈ ایچ مشین سکھر سندھ | ۱۰—۰۰ |
| ۵۸۱ | ر چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈوالہیار سندھ | ۱۰—۰۰ |
| ۵۸۲ | احباب جماعت ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بذریعہ عبدالسلام صاحب | ۲۵—۰۰ |
| ۵۸۳ | مکرم میاں محمد امجد صاحب دارالبرکات ربوہ | ۵—۰۰ |
| ۵۸۴ | مکرم چوہدری خان محمد صاحب گوندل فیکٹری ایریا ربوہ | ۱۰—۰۰ |
| ۵۸۵ | ر چوہدری غلام رسول صاحب گوٹھ غلام رسول ضلع تھرپارکر سندھ | ۵۰—۰۰ |
| ۵۸۶ | ر سید مقبول احمد صاحب ابن ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب ربوہ | ۱۰—۰۰ |
| ۵۸۷ | ر سید ظہور احمد صاحب ربوہ | ۱۰—۰۰ |

## ایک مخلص دوست کا قابل قدر نمونہ

### (گمشدہ بھینس کی واپسی پر پچاس روپیہ کا شکرانہ)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:-

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ ممالک بیرون کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"

اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق ہمارے مخلص دوست مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ساکن گوٹھ غلام رسول ضلع تھرپارکر سندھ نے جن کی بھینس گم ہوگئی تھی۔ اس گمشدہ بھینس کے واپس مل جانے کی خوشی میں مبلغ ۵۰/ روپیہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تحریک جدید کو ادا فرمائے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کے اخلاص اور جان و مال میں برکت ڈالے اور ہمیشہ اپنی خاص برکتوں اور فضلوں سے انہیں اور ان کے تمام خاندان کو نوازتا رہے۔ آمین۔

جماعت کے جملہ مرد و زن کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق ہر خوشی کے موقع پر ضرور خانہ خدا کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

## عہدہ میں ترقی اور درخواست دعا

برادرم عزیز چوہدری نورالدین احمد ایم ایس سی اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (لینڈ ریکلیمیشن) کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۶۱-۷-۱ سے ریسرچ آفیسر گریڈ کلاس I کے عہدہ پر ترقی دی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ ترقی ان کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین (احمدالدین ای۔ بینک آف بہاولپور لمیٹڈ لائلپور)

اس خوشی میں چوہدری صاحب موصوف نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ۔ (مینجر)

(۲) خاکسارہ کی دو لڑکیوں فرخندہ اختر اور نجمہ پروین بنات شیخ فیروزالدین صاحب تاجر نے امسال میٹرک کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

(اہلیہ شیخ نمبر ورالدین صاحب تاجر چرم ۱۸ سلطان پورہ۔ لاہور)

اس خوشی میں محترمہ موصوفہ نے دو مستحقین کے نام خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ (مینجر)

(۳) میرے نانا جان حکیم دین محمد صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(وسیمہ قدسیہ ملک بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے درویش قادیان)

(۳) میں چوٹیں آنے کی وجہ سے بیمار ہوں اور چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے آمین (خواجہ عبدالستار درویش قادیان)

(۴) خاکسار کا بڑا بھائی اعصابی درد اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سابق پریذیڈنٹ باکھا نوالہ ۳۵ جماعت احمدیہ احمدآباد)

(۵) میرے بزرگ میاں مہر دین صاحب لنگروالیہ گوکھووال چک ۲۷۶ ر۔ب دس بارہ دن سے بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دوسرا اپریشن ہونے والا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ سے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نور احمد ممبر زگوکھووال چک ۲۷۶ ر۔ب ضلع لائلپور)

(۶) خاکسار کی لڑکی بی اے میں کامیاب ہوئی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو دین کی خادمہ بنائے۔ آمین (محمد ابراہیم احمدی پینٹرز پولیس پیلز کالونی لائلپور)

(۷) خاکسار چند یوم سے دینی و دنیاوی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم میری ہر مشکل کو آسان فرمائے۔ آمین

(ملک سعید احمد چاہ بید چاکول مرحیٹ بدین)

(۸) میں عرصہ چار سال سے بیمار چلا آرہا ہوں تمام بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے (مرزا حمید احمد خانیوال ہاؤس محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

(۹) میری ماموں صاحبہ اہلیہ صوبیدار عبدالغفور خانصاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز صاحبزادہ عبدالسلام صاحب پسر صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم عرصہ سے بخار، ضعف اعصاب کمزوری بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

دفیض محمد خان ... جماعت احمدیہ ٹوپی تحصیل صوابی

(۱۰) جماعت احمدیہ سکھر سندھ کے ایک دوست خالد ممتاز صاحب کی محکمانہ ترقی زیر غور ہے۔ قارئین کرام سے ان کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## شام میں سفارتی دفتر قائم کرنیکی تجویز

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان عنقریب شام میں ایک سفارتی دفتر قائم کرے گا۔ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے بارے میں پاکستان کو حکومت شام کی درخواست موصول ہوگئی ہے۔ اور حکومت پاکستان اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ اسے شام میں مکمل سفارت خانہ قائم کرنا چاہیئے یا اس سے نیچی سطح کا سفارتی دفتر کھولنا چاہیئے۔ دمشق میں پاکستان کا قونصل خانہ پہلے ہی موجود ہے۔



## پتہ مطلوب ہے

چودھری عبدالمجید صاحب سابق ریٹائرڈ اوورسیر جو بھکر میں کافی عرصہ اوورسیر پی ڈبلیو ڈی کے محکمہ میں بھی رہے ہیں۔ پھر یہاں سے میانوالی چلے گئے۔ ان کے بچے میانوالی میں ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا یہ سطور وہ خود پڑھیں تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے اطلاع دیں۔ پتہ: نور محمد خادم۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکر۔ منڈی ٹاؤن۔ نزد دکان ملک نور محمد صاحب وکیل بھکر ضلع میانوالی۔

# "مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے تمام ممکن اقدامات کئے جائیں گے"

## حکومت آزاد کشمیر کی چودھویں سالگرہ پر مسٹر کے ۔ ایچ خورشید کا اعلان

کراچی ۲۵؍ اکتوبر۔ آج سارے آزاد کشمیر اور پاکستان میں حکومت آزاد کشمیر کی چودھویں سالگرہ بڑے جوش و خروش سے منائی گئی۔ یاد رہے چودہ سال پہلے اسی دن کشمیری عوام نے ڈوگرہ مہاراجہ کی آمریت کے خلاف انقلاب برپا کر کے ریاست جموں و کشمیر کی آزادی کی تحریک جاری رکھنے کے لئے ایک الگ حکومت قائم کی تھی۔

حکومت آزاد کشمیر کے صدر مسٹر کے۔ ایچ خورشید نے کل صبح مظفر آباد میں فوجی دستوں کے مارچ پاسٹ کی سلامی لی۔ انہوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے تمام ممکن اقدامات کئے جائیں گے مسٹر خورشید نے کہا کہ آزاد کشمیر کی فوجیں محض دفاعی مقصد کے لئے ہی نہیں وہ ہر دشمن کو ناکام بنا سکتی ہیں۔ انکے سامنے ایک خاص مشن ہے جسے وہ ضرور پورا کریں گے۔ مسٹر خورشید نے کہا کہ آزاد کشمیر فوجوں کی نوعیت ایسی ہے کہ تاریخ میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ ان کی تشکیل رضا کارانہ بنیاد پر کی گئی تھی تاکہ وہ بھارت کے سامراجی حملہ سے جموں و کشمیر کے عوام کی آزادی۔ عزت اور وقار کا تحفظ کریں۔ مسٹر خورشید نے کہا کہ آزاد کشمیر کی فوجیں جن افسروں اور جوانوں پر مشتمل ہیں وہ گزشتہ عالمگیر جنگوں میں داد شجاعت دے چکے ہیں۔

آپ نے فوجی افسروں اور جوانوں کے نظم و ضبط کی تعریف کی اور اعلان کیا کہ مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے تمام ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔

آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں کل سہ پہر سکاؤٹوں کی بہت بڑی ریلی منعقد ہوئی مسٹر خورشید نے سلامی لی۔ شام کو آزاد کشمیر پولیس نے ایک رنگا رنگ پروگرام پیش کیا جس میں پریڈ۔ لوک ناچ۔ بینڈ کا مظاہرہ اور ٹارچ لائیٹ ٹیٹو شامل تھا۔

سکولوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی ـــــ بازار خوب سجائے گئے اور سرکاری عمارتوں پر چراغاں کیا گیا رات کو صدر مسٹر خورشید نے ایک ڈنر دیا جس میں سول و فوجی افسر، یو این کی مبصر ٹیم کے ارکان۔ کئی معتمد اصحاب اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان نے شرکت کی۔

### علی گڑھ میں تمام تعلیمی ادارے کھل گئے

نئی دہلی ۲۵؍ اکتوبر۔ دسہرہ کی تعطیلات کے بعد علی گڑھ میں یونیورسٹی اور دوسرے تمام تعلیمی ادارے کھل گئے چالیس فی صد سے زیادہ طالب علم یونیورسٹی کی جماعتوں میں حاضر تھے۔ دوسرے تعلیمی اداروں میں حاضری ستر فی صد تک تھی۔

شہر میں صورت حال معمول پر آگئی ہے لیکن پولیس نے سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں۔

دریں اثناء الٰہ آباد میں دو سو طلبہ نے مظاہرہ کیا اور دو کانسٹیبلوں کے رویہ پر احتجاج کیا جن کی تختی کے باعث ہفتہ کو ایک طالب علم کا انتقال ہو گیا تھا جس سینما ہاؤس میں یہ واقعہ ہوا تھا مظاہرین

# لجنہ اماء اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کا دوسرا دن

## تلاوت قرآن مجید اور فی البدیہہ تقریر کے مقابلے مجلس شوریٰ کا انعقاد

مورخہ ۲۱؍ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کا دوسرا دن بھی بخیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ گزرا۔ پہلا اجلاس زیر صدارت محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ ساڑھے آٹھ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ نائبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کے معیار سوم کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں مختلف لجنات کی بارہ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ منصفین حضرات کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل مقررات نے اول۔ دوم اور سوم انعامات حاصل کئے :۔

اول :۔ طاہرہ روحی جامعہ نصرت ربوہ
دوم :۔ زاہدہ سنوری راولپنڈی۔ سوم :۔ زاہدہ نعیم ربوہ۔ ایک خاص انعام رقیہ بی بی چک منگلہ کو دیا گیا۔

اسکے بعد تلاوت قرآن کا مقابلہ ہوا جس میں سترہ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ اور مندرجہ ذیل نے انعامات حاصل کئے :۔

اول :۔ ریحانہ باسمہ نیروبی۔ دوم :۔ مسعودہ سرگودہا۔ سوم :۔ مبارکہ انجم لاہور۔ اسکے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے شروع ہوا تلاوت قرآن اور نظم کے بعد فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا جس میں گیارہ لڑکیوں نے حصہ لیا اور مندرجہ ذیل نے اول۔ دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی :۔

اول :۔ امۃ القدوس ربوہ۔ دوم :۔ قمر النساء جامعہ نصرت ربوہ۔ سوم :۔ رضیہ سلطانہ جامعہ نصرت ربوہ۔ خاص انعام :۔ مبارکہ انجم لاہور۔

اسکے بعد مشاعرے کا پروگرام دکھایا گیا جو خاصا دلچسپ رہا۔ رات کو آٹھ بجے شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف تجاویز پر غور اور بحث کے بعد مناسب فیصلے کئے گئے۔ اجتماع میں ۴۷ لجنات کی ۸۸ نمائندگان نے شرکت کی۔ ۱۰۸ ناصرات ملا کر نمائندگان کی تعداد ۱۹۶ ہوگئی مقامی ممبرات کو ملا کر کل حاضری تقریباً ایک ہزار تھی۔

## چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اس سے قبل بھی متعدد مرتبہ اخبار میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب کرام دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت۔ منی آرڈر بھیجتے وقت یا قیمت اخبار بذریعہ دفتر خزانہ ارسال کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض ایسے منی آرڈر اور قیمت اخبار بذریعہ خزانہ موصول ہوتی ہے جن کے ساتھ چٹ نمبر کا حوالہ نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے بعض ضروری امور رہ جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات خریدار ہم نام ہونے کی وجہ سے رقم دوسرے خریدار کے حساب میں درج ہو جاتی ہے۔

احباب کرام سے گزارش ہے کہ اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں تاکہ تعمیل ہونے میں تاخیر نہ ہو۔

احباب اپنے مقامی سیکرٹری مال صاحب سے یا دفتر خزانہ سے رسید وصول کرتے وقت رسید پر چٹ نمبر ضرور لکھوا لیا کریں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مینجر الفضل)

---

نے اسے بند کر دینے کا مطالبہ کیا +

• برلن ۲۵۔ اکتوبر۔ برلن میں امریکی کمانڈر جنرل البرٹ والٹن نے روسی کمانڈر سے پرسوں رات کے اس واقعہ کے بارے میں احتجاج کیا ہے جس میں مشرقی برلن کی پولیس نے برلن میں امریکی مشن کے سربراہ کو روسی علاقہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔

دریں اثناء مغربی برلن کی سینیٹ نے اس بات پر اظہار اطمینان کیا ہے کہ امریکی حکام نے مشرقی برلن میں اپنے نمائندوں کے داخلہ کے حق پر زور دیا ہے +

## گمشدہ سامان

کراچی کے ایک خادم ربوہ سے ۲۳؍ اکتوبر کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہوئے تھے راستہ میں غلطی سے ان کا سامان چک جھمرہ اترنے والے خدام کے سامان کے ساتھ مل گیا۔ اور غالباً دیگر سامان کے ہمراہ اسی اسٹیشن پر اتار لیا گیا جس خادم کے سامان کے ہمراہ یہ سامان (بستر اٹیچی کیس اور بیگ) اترا ہو اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو خود ورنہ اور کوئی صاحب جنہیں اس کا علم ہو فوری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں اس کی اطلاع کر دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)



رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴